حضانت: شرعی قوانین کے تناظر میں

مولانا مفتی محمد ظفر عالم ندوی
(استاذ حدیث وفقہ دار العلوم ندوۃ العلماء)

شریعت اسلامی نے خاندانی نظام اور حقوق میں خاندان کے دیگر افراد کی طرح بچوں وبچیوں کے حقوق اور پرورش کے قوانین بھی بیان کئے ہیں، اور اس سلسلہ میں جن باریکیوں اور نفسیات کا خیال رکھا ہے وہ دیگر قوانین کے درمیان ایک امتیاز رکھتا ہے۔ ذیل میں ہم تحقیقات شرعیہ ندوۃ العلماء لکھنوء کے تحت منعقد ہونے والی فیملی لا سریز کی مجلس میں بچوں وبچیوں کی پرورش سے متعلق حقوق یعنی قانون حضانت پر مختصر گفتگو پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں گے، خدا کرے یہ سعی مفید اور لائق توجہ ہو۔

تعریف

حضانت کے لغوی معنی تربیت کے ہیں، شرعی اصطلاح میں ماں یا کسی شرعی مستحق کے چھوٹے بچے کی پرورش کرنے کو حضات کہتے ہیں۔

حضانت کا حکم

حضانت واجب ہے اس لئے کہ بچہ کی پرورش صحیح طور پر نہ کی جائے تو بچہ کے ضائع ہوجانے کا اندیشہ ہے۔ (رد المحتار جلد ۲ / ۸۷۱ تا ۸۸۰)

استحقاق پرورش

اس سلسلہ میں امت مسلمہ کا اجماع ہے کہ پرورش کی مستحق سب سے پہلے اسکی ماں

ہے، دوسرے رشتہ داروں کا درجہ اسکے بعد ہے، البتہ اس امر میں اختلاف ہے کہ اس لڑکے یا لڑکی کی پرورش کا حق ماں کو کتنی عمر تک رہتا ہے؟

حنفیہ کا مسلک

امام ابوحنیفہ رح کے نزدیک جب لڑکا خود کھانے پینے، لباس پہننے اور استنجاء کرنے لگے تو اسکی پرورش کا حق ماں سے باپ کی طرف منتقل ہوجاتا ہے، لڑکے کی اس حالت کو پہونچنے کی عمر کا اندازہ امام خصاف علیہ الرحمہ نے سات آٹھ سال بیان کیا ہے، البتہ ماں کو لڑکی کی پرورش کا حق اس کے بالغ ہونے تک ہے، یہی قول امام ابو یوسف کا ہے، امام محمد کے نزدیک جب لڑکی میں نفسانی خواہش ظاہر ہو تو اس وقت تک ماں کو پرورش کا حق حاصل ہے، متاخرین احناف نے امام محمد کے قول کو پسند کیا ہے۔ (بدائع الصنائع جلد۴/۴۲، فتح القدیر: جلد۴ص ۳۱۶)

ائمہ ثلاثہ کا نقطۂ نظر

امام مالک کے نزدیک ماں کو لڑکے کی پرورش کا حق اس وقت تک ہے جب تک کہ وہ لڑکا واضح طور پر بات چیت نہ کر سکے۔ اور لڑکی کا شادی ہونے تک۔ امام شافعی کے اور امام احمد بن حنبلؒ کے نزدیک لڑکے اور لڑکی کی پرورش کا حق دونوں کی سات سال کی عمر ہونے تک حاصل ہے، اسکے بعد بچے کو اختیار دیا جائے گا کہ وہ ماں اور باپ میں جس کو پسند کرے اس کے سپرد کر دیا جائے (المغنی لابن قدامہ جلد ۷ ص ۶۱۴ تا ۶۱۶)

قرآن میں ظاہر نص نہیں

ماں کے حق حضانت کے بارے میں قرآن کریم میں کوئی آیت ظاہر نص کے طور پر نہیں ہے، البتہ اقتضاء نص کے طور پر فقہاء آیت رضاعت "والوالدات يرضعن اولادهن حولين كاملين لمن أراد أن يتم الرضاعة" سے ثابت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال تک دودھ پلائیں، یہ حکم اس شخص کے لئے

ہے، جو رضاعت مکمل کرنا چاہتا ہے، اس آیت سے بطور اقتضاء یہ ثابت ہوتا ہے، کہ صغرسنی میں بچہ کی پرورش کا حق اولاً ماں کو حاصل ہے۔ اس آیت کے علاوہ کئی احادیث نبوی ہیں جن سے فقہاء نے ماں کے حق حضانت پر استدلال کیا ہے۔

احادیث نبوی

یہاں بغرض اختیار صرف دو حدیثیں نقل کرتا ہوں، بیہقی کی ایک روایت میں ہے کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا کہ یہ میرا بیٹا ہے جس کے لئے میرا پیٹ ظرف تھا، میری چھاتی مشکیزہ تھی اور میری گود اس کے لئے پناہ گاہ تھی، اس کے باپ نے مجھے طلاق دے دی ہے اور چاہتا ہے کہ اسے مجھ سے لے لے، پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تو اپنے بچہ کی زیادہ مستحق ہے جب تک کہ تو دوسرا نکاح نہ کرنے۔ (السنن الکبری للبیہقی جلد ۸-۴۰۵)

ابو میمونہؓ سے روایت ہے کہ ہم ابو ہریرہ کے پاس تھے کہ حضرت ابو ہریرہ نے کہا کہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ میرے باپ اور ماں آپ پر قربان ہوں، میرا شوہر چاہتا ہے کہ میرے بیٹے کو لے جائے اور وہ مجھے نفع دیتا ہے اور ابو عیینہ کے کنویں سے پانی پلاتا ہے۔ پس اس کا شوہر آیا اور کہا کون جھگڑتا ہے مجھ سے میرے بیٹے کے بارے میں؟ چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے لڑکے! یہ تیرا باپ ہے اور یہ تیری ماں ہے تو جس کا ہاتھ چاہے تھام لے، لڑکے نے ماں کا ہاتھ تھام لیا اور وہ عورت اس لڑکے کو لیکر چلی گئی" (السنن الکبری للبیہقی، جلد ۸/ص ۳، نسائی جلد ۲ ص ۹۳)

حق حضانت میں ماں کو فوقیت دینے کی وجہ بیان کرتے ہوئے فقہاء نے احادیث نبوی میں بیان کردہ انسانی نفسیات کو سامنے رکھتے ہوئے یہ صراحت کی ہے کہ بچے کی پرورش میں ماں کو تقدم حاصل ہے، امام شافعی بیان فرماتے ہیں:

فلما كان لا يعقل كانت الأم أولى به على إن ذلك حق للولد لا للابوين لان الام احنى عليه وارق من الاب (كتاب الأم ۸/۲۳۵ مطبوعه مصر)

(ترجمہ: جب بچہ ناسمجھ ہوتو ماں اسکی پرورش کی زیادہ حقدار ہے کیونکہ یہ حق بچے کا ہے نہ کہ والدین کا۔ ماں بچہ سے زیادہ محبت کرتی ہے اور بچہ پر باپ سے زیادہ مہربان ہوتی ہے۔ فقہاء احناف کی ترجمانی کرتے ہوئے مشہور فقیہ اور فقہ حنفی کے ترجمان علامہ برہان الدین المرغینانی صاحب ھدایہ اور علامہ کمال الدین ابن ہمام صاحب فتح القدیر نے اس سلسلہ کی روایات نقل کرنے کے بعد فرمایا:

ولأن الأم اشفق واقدر على الحضانة فكان الدفع اليهه انظر وإليه اشار الصديق بقوله، ريقها خير من شهد وعسل عندك يا عمر۔

یعنی اس لئے کہ ماں بچے کے حق میں بے انتہا شفیق ہوتی ہے اور نگرانی وحفاظت میں مرد کی نسبت زیادہ قدرت رکھتی ہے، اسی شفقت کی طرف حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے اس قول میں اشارہ فرمایا ہے: ''اے عمر! بچے کی ماں کا لعاب دہن تمہارے شہد سے بھی زیادہ شیریں ہوگا۔ صاحب فتح القدیر تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں ماں باپ کی بہ نسبت اس لئے زیادہ شفیق ہوتی ہے کہ بچہ حقیقت میں ماں کے جسم کا ایک حصہ ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسا بھی وقت آتا ہے کہ بچے کو قینچی کے ذریعہ کاٹ کر ماں سے جدا کیا جاتا ہے اور عورت اسکی پرورش میں مشغول ہونے کی وجہ سے حضانت پر زیادہ قدرت رکھتی ہے، بر خلاف مرد کے کہ وہ مال حاصل کرنے پر زیادہ قدرت رکھتا ہے۔

ماں میں بہ نسبت دوسرے افراد کے بچوں کے بارے میں زیادہ شفقت اور محبت ہوتی ہے۔ بخاری اور مسلم کی حسب ذیل حدیثوں سے اندازہ ہوتا ہے

عن عائشةؓ قالت جاء أعرابى الى النبى ﷺ فقال :أتقبّلون الصبيان فما نقبّلهم.

''حضرت عائشہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک دیہاتی عرب حاضر ہوکر کہنے لگا آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں ہم تو ایسا نہیں کرتے۔ آنخضرت صلی ﷺ نے فرمایا جب اللہ نے ترے دل سے رحم کو نکال دیا ہے تو اس میں میں کیا کرسکتا ہوں؟ ایک دوسری حدیث ہے:

وعنها قالت جائتنی إمرأة ومعها ابنتان لها تسألنی فلم اجد عندی غیر تمرة واحدة الخ۔(بخاری ومسلم)

ترجمہ: حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ مرے پاس ایک سائلہ آئی جس نے مجھ سے سوال کیا۔ اس وقت میرے پاس سوائے ایک چھوارے کے اور کچھ موجود نہ تھا، میں نے وہ چھوارہ اس عورت کو دے دیا، اس نے اسکے دو حصے کر کے اپنی دونوں بچیوں کو دیدیا اور خود نہ کھایا۔

مذکورہ بالا دونوں روایتوں سے ماں اور باپ کی شفقت ومحبت کا اندازہ کرنا اور اُس سے پرورش کے حق میں ماں کا مقدم ہونا واضح ہو جاتا الا یہ کہ ایسے عوارض پیش آ جائیں جن کی بنا پر بچے کے حق میں ماں کی شفقت ومحبت کے معدوم ہو جانے کا ظن غالب پیدا ہو جائے۔ جیسے کہ آنحضرت ﷺ نے اس طرف اشارہ فرمایا ''انت احق بہ مالم تنکحی'' تو اس وقت تک بچہ کی زیادہ مستحق ہے جس وقت تک دوسرا نکاح نہ کر لے۔ اسی طرح فقہاء نے ماں کے فاسقہ یا غیر مامونہ ہونے کی صورت میں بھی حضانت کو ساقط تصور کیا ہے۔ (تفصیل آگے آئے گی انشاءاللہ

نتیجہ فکر

تمام احادیث وآثار سے ہم اس نتیجہ پر پہونچتے ہیں کہ حق پرورش میں بچہ کی بہبودی اور حفاظت کا لحاظ رکھا جائے گا اور حالات کے تقاضے کو نظر انداز نہ کیا جائے گا۔ اور جہاں تک ممکن ہو ماں کو تقدم حاصل ہوگا اگر کوئی مانع موجود نہ ہو اور بعض مواقع میں ایسے بھی حالات ہو سکتے ہیں کہ بچہ کو ماں اور باپ کے درمیان اختیار دینا مناسب ہوگا۔ ایسے بھی حالات پیدا ہو سکتے ہیں کہ ماں اور باپ کے ہوتے ہوئے ماں کے سلسلہ کے دوسرے رشتہ دار و نانی یا ماموں کے زیر پرورش دینا بہتر ہوگا۔ ان کے علاوہ بھی حالات پیش آسکتے ہیں، جن کے پیش نظر قاضی شرعی حالات کا جائزہ لیکر بچے کے بہبود اور حفاظت کی خاطر عصبات یا ذوی الارحام رشتہ داروں کو پرورش میں بچے کو دے سکتا ہے (بدائع الصنائع جلد۴/ص۴۴۳)

ماں کے بعد رشتہ دار عورتوں کا حق: ماں کے نہ ہونے یا اپنے حق سے دستبردار ہو جانے یا شرعاً غیر مستحق قرار دیئے جانے کی صورت میں سات سال سے کم عمر لڑکوں اور نابالغ لڑکیوں کی حضانت کا حق درج ذیل عورتوں کو ہوگا۔

نانی (اس میں پڑنانی بھی شامل ہے)، دادی (اس میں پڑ دادی بھی شامل ہے) حقیقی بہن، اخیافی بہن، علاتی بہن، حقیقی بہن کی بیٹی، اخیافی بہن کی بیٹی، علاتی بہن کی بیٹی، خالہ (حقیقی، اخیافی، علاتی) اور پھوپھی (حقیقی، اخیافی، علاتی)

مردوں کا حق حضانت

حضانت کی مستحق عورتوں میں سے کوئی نہ ہو یا اس کے لئے آمادہ نہ ہو یا کسی شرعی سبب سے اس کا حق ساقط ہو گیا ہو تو مردوں کو بہ ترتیب عصوبت حضانت کا حق ہوگا۔ یعنی جو عصبی رشتہ دار وراثت میں مقدم ہے وہ حضانت میں بھی مقدم ہوگا جیسے پہلے باپ پھر دادا (خواہ کتنا ہی اوپر درجہ کا ہو) پھر حقیقی بھائی اور ان کی اولاد پھر چچا اور ان کی اولاد۔ لیکن لڑکی کسی غیر محرم مرد کو پرورش کے لئے نہیں دی جاسکتی ہے جیسے چچازاد بھائی، اسی طرح اس کا بھی لحاظ کرنا ہوگا وہ دیانت دار اور امانت دار ہو، فاسق یا خائن ہونے کی صورت میں اسکو حق حضانت نہیں ہوگا۔ اسی طرح عصبات کے لئے مسلمان ہونا بھی شرط ہے۔ (بدائع الصنائع/ جلد ۳ ص ۴۳، فتح القدیر جلد ۳/ ۳۱۶)

حق حضانت کے شرائط

۱۔ حق حضانت انہیں کو حاصل ہوگا جو عاقل بالغ ہوں اور بچے کی جسمانی واخلاقی تربیت کی صلاحیت رکھتے ہوں اور قابل اعتماد ہوں کہ ان میں کوئی ایسا امر مانع موجود نہ ہو جو انہیں بچے کی حضانت کے ناقابل بنادے۔ علاوہ ازیں وہ فاسق بھی نہ ہوں۔

۲۔ عورت کے مستحق حضانت ہونے کی شرط یہ ہے کہ وہ کسی ایسے شخص کی منکوحہ نہ ہو جو اس بچہ کے لئے غیر ذی رحم محرم ہو، اس لئے اگر وہ عورت مستحق حضانت بچہ کے چچا یا

بھتیجے سے نکاح کرے تو حق حضانت ساقط نہیں ہوگا

۳- باپ کے افلاس کی شکل میں مذکورہ بالا ترتیب کو ملحوظ رکھتے ہوئے مستحقین حضانت میں اس کا حق مقدم ہوگا جو بلا معاوضہ اس فریضہ کو انجام دے سکے (الدر المختار مع ردالمحتار باب الحضانۃ جلد۲-ص ۸۷۱تا ۸۷۴)

۴۔ بچہ کے حق میں عورتوں کے مستحق حضانت ہونے کے لئے بھی ان کا ذی رحم محرم ہونا شرط ہے۔ (الدر المختار مع ردالمحتار، باب الحضانۃ جلد۲-ص ۸۷۹)

۵۔ اگر بچہ کی ماں جو مطلقہ ہے، کسی ایسے دور دراز علاقہ کو چلی جائے جہاں باپ کے لئے وقتاً فوقتاً بچہ سے ملنا دشوار ہو تو اس کا حق حضانت ساقط ہو جائے گا۔ (الدر المختار علی ہامش ردالمحتار، باب الحضانۃ جلد۲/ص ۸۸۴)

۶۔ پرورش کرنے والی عورت اگر ٹی بی، جنون، جذام، برص جیسے امراض میں مبتلا ہو تو حق حضانت ساقط ہو جائے گا۔ (ردالمحتار، اوائل باب الحضانۃ: جلد۲ص ۸۷۱)

۷۔ پرورش کرنے والی عورت فاسقہ بدکار اور فاحشہ ہو جس کی پرورش میں رہ کر بچہ کی صحیح تربیت نہیں ہو سکتی ہو تو اس کا بھی حق حضانت ساقط ہو جائے گا۔

۸۔ پرورش کرنے والی عورت اگر کسی ایسے شخص سے شادی کرے جو بچہ کا ذی رحم محرم نہ ہو تو بھی حق حضانت ساقط ہو جائے گا۔

۹۔ اگر کسی مانع کے پیش آجانے سے حق حضانت ساقط ہو جائے اور وہ مانع دور ہو جائے تو پھر حق حضانت لوٹ آئے گا۔ (حوالہ سابق: جلدص ۸۷۱تا ۸۷۳و ۸۸۱، ۸۸۲)

۱۰۔ اگر زوجین کے مابین خلع ہو جائے اور خلع میں یہ شرط لگادی جائے کہ ماں کو حق پرورش نہیں ہوگا تو بچہ کے مفاد کو پیش نظر رکھتے ہوئے یہ شرط باطل تسلیم کی جائے گی اور ماں کو حق حضانت حاصل رہے گا۔ (الدر المختار علی ھامش ردالمحتار باب الحضانۃ: جلد۲ص ۸۷۵)

اجرت حضانت

۱۔ اگر بچہ کے پاس مال ہو تو اس کی پرورش کی اجرت اس کے مال سے ادا کی جائے

گی ورنہ جن پر اس بچہ کا نفقہ واجب ہے اس پر یہ اجرت بھی واجب ہوگی۔ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار، باب الحضانۃ: جلد۲،ص ۸۷۷)

۲۔وہ مطلقہ عورت جو عدت کے گزرنے کے بعد اپنے بچہ کو دودھ بھی پلا رہی ہو اور پرورش بھی کر رہی ہو ایسے بچہ کے باپ سے اجرت رضاعت اور اجرت حضانت بھی ملے گی اور مدت رضاعت گزر جانے کے بعد صرف اجرت حضانت کی مستحق ہوگی) حوالہ سابق: جلد۲ص ۸۷۶/۸۷۷)

۳۔اگر بچہ اور اس کا باپ دونوں مفلس ہوں اور کوئی دوسرا معاوضہ کے بغیر پرورش کے لئے تیار نہ ہو تو بچہ کی ماں کو مجبور کیا جائے گا کہ وہ اس کی پرورش اپنے ذمہ لے اور حضانت کی اجرت باپ پر قرض رہے گی، جو باپ کو استطاعت ہونے پر ادا کرنا ہوگا، اور اگر بچہ کا باپ خوشحال ہے یا بچہ کے پاس خود مال ہے تو عند الطلب بچہ کی ماں کو حضانت کا معاوضہ ملے گا بشرطیکہ ماں بچہ کے باپ کی زوجیت یا عدت میں نہ ہو، اور زوجیت یا عدت میں رہتے ہوئے ماں کو بچہ کی پرورش بلا معاوضہ کرنا ہوگی۔

۴۔ماں کے علاوہ اگر کوئی عورت ذی رحم محرم بلا اجرت پرورش کے لئے آمادہ ہو اور بچہ کے پاس مال نہ ہو اور اس کے والد مالدار ہوں تو اس صورت میں ماں ہی کو حضانت کے لئے ترجیح دی جائے گی، خواہ اجرت ہی دینی پڑے۔

۵۔اگر باپ و بچہ دونوں غیر مستطیع ہیں، اور ماں بلا اجرت حضانت کے لئے تیار نہ ہو تو جو ذی رحم محرم خاتون بلا اجرت حضانت کے لئے آمادہ ہو بچہ اس کے حوالہ کر دیا جائے گا (رد المحتار، باب الحضانۃ: جلد۲ص ۸۷۸)

۶۔بچہ اگر مالدار ہو تو بچہ اور اس کی پرورش کرنے والی کی رہائش کے اخراجات بچہ کے مال سے ادا کئے جائیں گے، اور اگر بچہ مالدار نہ ہو تو اخراجات کی ادائیگی کی ذمہ داری اس پر ہوگی جس کے ذمہ بچہ کا نفقہ ہے۔ (حوالہ سابق)

۷۔باپ و ماں دونوں کو دوران حضانت جب چاہیں بچہ کو دیکھنے کا حق ہوگا۔

۸۔حاضنہ (پرورش کرنے والی کی پرورش میں بچہ سات سال تک رہے گا،اور بچی اگر ماں، دادی یانانی کی پرورش میں ہےتو بالغ ہونے تک ورنہ نو سال تک پرورش میں رہے گی،اس کے بعد ولی عصبہ محرم اقرب کومجبور کیا جائے گا کہ اپنے پاس رکھےاور تربیت کرے۔(الدرالمختار مع ردالمحتار ج۲ص۸۸۱)

☆☆☆☆